## سوال

میرا کئی قسم کا پانی خارج ہوتا رہتا ہے، اور اکثر طور شہوت اور بغیر شہوت ہی منی خارج ہوتی رہتی ہے، اور دن میں کئی بار خارج ہوتی ہے اور ہر بار غسل کرنا پڑتا ہے اسی طرح بعض اوقات تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ یہ منی ہے اور میں اس سے غسل کروں، اور بعض اوقات تو دن میں چھ بار بھی غسل کرنا پڑتا ہے جس کی بنا پر بروقت نماز ادا کرنے میں دقت پیش آتی ہے؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

سوال کرنے والی کے علم میں ہونا چاہیے علماء کرام کا اجماع ہے کہ شہوت سے منی خارج ہونے کی بنا پر غسل واجب ہو جاتا ہے

دیکھیں: المجموع للنووی (111/2) المغنی ابن قدامہ (266/1).

لیکن بغیر شہوت منی خارج ہونے سے غسل واجب ہونے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں راجح یہ ہے کہ بغیر شہوت منی خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا، بلکہ وضوء واجب ہوگا

اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علی رضی عنہ کو یہ فرمانا ہے کہ:

"جب تم پانی چھلکاؤ تو غسل واجب ہوگا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (206) علامہ البانی رحمہ اللہ نے الارواء الغلیل (125) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور فضح الماء کا معنی اچھل کر اور شہوت سے نکلنا ہے

دیکھیں: الشرح الممتع (278/1).

انسان کو اس میں فرق کرنا چاہیے کہ شرمگاہ سے نکلنے والی ہر چیز منی نہیں ہوتی جس سے غسل واجب ہو، بلکہ کئی قسم کا مادہ خارج ہوتا ہے جن میں منی، مذی اور ودی اور عورت سے نکلنے والا پانی شامل ہے

انسان کو ان اور دوسرے امور میں فرق کرنا چاہیے، کیونکہ مذی اور ودی سے غسل واجب نہیں ہوتا، بلکہ اس سے استنجاء اور وضوء واجب ہوتا ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مجھے مذی کثرت سے آتی تھی، چنانچہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالی کو کہا کہ وہ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں، تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس میں وضوء ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (132) صحیح مسلم حدیث نمبر (303).

لیکن باقی سائل مادہ نجاست نہیں، بلکہ اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (7776) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

لیکن اگر منی شہوت کے ساتھ نکلے تو غسل واجب ہوگا، اور اگر شہوت کے بغیر خارج ہو تو غسل واجب نہیں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"منی اور مذی کے مابین فرق یہ ہے کہ منی گاڑھی اور بدبودار ہوتی ہے اور شدید شہوت کے وقت چھلک کر نکلتی ہے، لیکن مذی پتلا پانی ہوتا ہے اور اس کی منی جیسی بدبو نہیں ہوتی، اور چھلکے بغیر خارج ہوتی ہے، اور نہ ہی شدید شہوت کے ساتھ خارج ہوتی ہے، بلکہ جب خارج ہوتی ہے تو انسان کو پتہ چل جاتا ہے

اور ودی پیشاب کے بعد سفید قطرے کی شکل میں خارج ہوتی ہے

یہ تو ان تین اشیاء کی ماہیت کے متعلق تھا، اور ان کے احکام کے متعلق یہ ہے کہ:

ودی کا حکم تو ہر لحاظ سے پیشاب والا حکم ہے

اور مذی کا حکم پاکیزگی اختیار کرنے میں پیشاب سے کچھ مختلف ہے کیونکہ اس کی نجاست کچھ خفیف ہے اس میں صرف پانی کے چھینٹے کافی ہیں اس طرح کہ بغیر کھرچے اور نچوڑے وہاں پانی چھڑک دیا جائے، اسی طرح اس میں عضو تناسل اور خصیتین دھونے ضروری ہیں چاہے اسے نہ بھی لگی ہو

لیکن منی طاہر ہے اسے دھونا لازم نہیں، بلکہ صرف اس کا اثر زائل کرنے کے لیے دھوئی جائیگی، اور اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے، اور مذی اور ودی اور پیشاب میں وضوء کرنا واجب ہوتا ہے" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (169/11).

سوال کرنے والی کی حالت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مریضہ ہیں، اس لیے کسی ماہر اور سپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر سے چیک اپ کروائیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کے لیے ہر غم اور تنگی سے نکلنے کی راہ بنائے، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے

واللہ اعلم.

اللقاء الشہری نمبر (17).

**47693**